بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　　　حامداً و مصلیاً و مسلماً

کرونا وائرس کا گارنٹی والا علاج ... قرآن پاک کی روشنی میں

بندہ ناچیز (محب اللہ) کی طرف سے ساری دنیا کے مسلمانوں اور کفار کو خیر خواہی کا پیغام

آج کل ساری دنیا کے انسان کرونا وائرس سے پریشان اور بے قرار ہیں بظاہر اس کا کوئی علاج نہیں ہے لیکن وہ ذات اقدس یعنی اللہ جل جلالہٗ جو ہر چیز کے خالق و مالک ہیں اسی کے حکم سے یہ کرونا وائرس آیا ہے اور اس کا علاج بھی اسی ذات نے بتایا ہے۔

کرونا وائرس کا قطعی علاج:

وہ علاج یہ آیت کریمہ ہے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (سورہ انبیاء: آیت 87)

یہ علاج تین قوی دلائل سے ثابت ہے۔　1۔ قرآن پاک سے　2۔ صحیح احادیث مبارکہ سے　3۔ اجماعِ مشائخ سے۔

1 قرآن پاک سے ثبوت: قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں فرمایا ہے:

فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِهٖۤ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ (سورہ صافّات: آیت 143,144)۔

ترجمہ: پھر اگر یہ بات نہ ہوتی کہ وہ یاد کرتا پاک ذات کو...... تو رہتا اس کے پیٹ میں جس دن تک کہ مردے زندہ ہوں۔ (تفسیر عثمانی)

یعنی جب حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام مچھلی کے پیٹ میں پھنس گئے تو اس دعا کی برکت سے نجات ملی جو اس آیت کریمہ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد سچا ہے کہ اگر وہ یہ دعا نہ پڑھتے تو روز قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں رہتے۔ مقصد واضح ہے کہ یہ دعا نجات کا سبب بنی۔

سوال: یہ آیت کریمہ صرف حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خاصہ ہے یا ہمارے لیے بھی مشکلات سے نجات کا نسخہ ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں آگے ارشاد فرمایا ہے: وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَ كَذٰلِكَ نُـنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ (سورہ انبیاء: آیت 88)

یعنی حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسی آیت کریمہ کے پڑھنے سے پریشانی سے نجات ملی اگر ایمان والے بھی اس آیت کریمہ کو پڑھیں گے تو ان کو بھی اسی طرح نجات دوں گا۔ یہ قرآنی فیصلہ اور گارنٹی شدہ علاج ہے۔

2 صحیح حدیث سے ثبوت: حدیث شریف میں ہے کہ جو اس آیت کریمہ کو پڑھتے ہوئے دعا مانگے گا اس کی برکت سے وہ دعا ضرور قبول ہوگی۔

(فَاِنَّهٗ لَمْ یَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهٗ۔ جامع ترمذی، الدعوات)

3 مشائخ کے اجماع سے ثبوت: سارے مشائخ کا اجماع اس آیت کریمہ کے بارے میں دو باتوں پر ہے۔　1۔ سرعت اِجابت　2۔ عدمِ تخلّف

1۔ سرعت اِجابت: یعنی جلد از جلد وہ کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہو جاتا ہے۔

2۔ عدمِ تخلّف: یعنی وہ کام ضرور بالضرور ہوگا اس کے خلاف نہیں ہوسکتا۔ اور اجماع بھی یقینی دلیل ہے۔ (یہ مضمون ''شفاء العلیل'' ترجمہ ''القول الجمیل'' حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب سے لیا گیا ہے۔)

آیت کریمہ کے پڑھنے کا طریقہ:

اس کے پڑھنے کے دو آسان طریقے ہیں۔

1۔ سوا لاکھ مرتبہ چند افراد مل کر پڑھیں۔ تقریباً سو افراد کے مل کر پڑھنے سے اڑھائی گھنٹے میں آسانی سے ہوجائے گا۔ ایمرجنسی میں یہ ایک دن کا علاج ہے۔ اول آخر سو بار کوئی بھی درود شریف پڑھیں۔

2۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ بارہ سو مرتبہ آیت کریمہ۔ اول و آخر سو مرتبہ کوئی بھی درود شریف۔ بارہ دن تک پڑھیں۔ یہ اکیلا آدمی بھی پڑھ سکتا ہے اور اجتماعی طور پر زیادہ آسان ہے لیکن یہ ایمرجنسی والا نہیں بلکہ بارہ دن پڑھنے کا عمل ہے۔

یہ آیت کریمہ ساری دنیا کے مسلمانوں کے لیے وائرس سے حفاظت کا گارنٹی شدہ علاج ہے اور کفار کے لئے بھی۔ لیکن شرط یہ ہے کہ وہ ایمان لے آئیں یعنی کلمہ (لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ) دل کے یقین سے پڑھ لیں پھر دعا کریں ان شاء اللہ کوئی وائرس نہیں ہوگا۔ گارنٹی سے بتاتا ہوں یہ قرآنی نسخہ ہے اور بہت مجرب ہے۔ ترمذی شریف میں واقعہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جُذامی (کوڑھ والے) بیمار کو ہاتھ سے پکڑ کر برتن کی طرف کھینچ کر فرمایا میرے ساتھ کھاؤ مجھے اللہ تعالیٰ پر توکل ہے۔ (جامع ترمذی، کتاب الاطعمہ)

غور کی بات: اگر ساری دنیا کے عہدہ دار کرونا وائرس کا ایمرجنسی علاج چاہتے ہیں تو مسلمانوں سے کہیں کہ ایک دن میں اجتماعی طور پر سوا لاکھ مرتبہ آیت کریمہ کا وِرد کریں اور دعا کریں اگر آہستہ والا علاج چاہتے ہیں تو پھر ہر آدمی کو حکم دیں کہ بارہ سو مرتبہ ہر روز بارہ دن تک مسلسل پڑھیں اور دعا کریں اگر عہدہ دار اس کا اہتمام نہیں کرتے تو عوام آیت کریمہ کے سوا لاکھ والے ختم شریف یا بارہ سو والے ختم شریف کا اہتمام کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

مسلمانوں کا مطالبہ اپنے عہدہ داروں سے:

سارے مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ خیر اور شر کے مالک صرف اللہ تعالیٰ ہیں ہمارے ہاتھوں میں نہ خیر ہے نہ شر ہے۔ یہ قرآنی فیصلہ ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْـَٔرُوْنَ (سورہ نحل: آیت 53)

ترجمہ: اور جو کچھ تمہارے پاس نعمت ہے سو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے پھر جب تم کو سختی پہنچتی ہے تو تم اسی کی طرف چلاتے ہو۔ (تفسیر عثمانی)

دوسری بات یہ ہے کہ جتنے بھی مصائب آتے ہیں اپنے گناہوں کی وجہ سے آتے ہیں یہ بھی قرآنی فیصلہ ہے۔

وَمَا اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ (سورہ شوریٰ: آیت 30)

ترجمہ: اور تم کو (اے گناہ گارو) جو کچھ مصیبت پہنچتی ہے تو وہ تمہارے ہی ہاتھوں کے کیے ہوئے کاموں سے (پہنچتی ہے) اور اللہ بہت سی تو درگزر ہی کر دیتا ہے۔ (بیان القرآن)

جب خیر اور شر کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے اور مصائب، گناہوں کی وجہ سے آتے ہیں پھر دین کے مراکز چلانے سے، مساجد ہوں یا قرآن پاک پڑھنے پڑھانے اور دینی تعلیم و تعلم کے مدارس ہوں یا حرمین شریفین ہوں یا تبلیغی مراکز وغیرہ کے آباد کرنے سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خیر، رحمت اور مغفرت کے فیصلے نازل ہوں گے اور انہی کی برکت سے ہمارے گناہوں کی نحوست ختم ہوگی۔

ان دینی اداروں اور مراکز میں جو اعمال واذکار، توبہ استغفار، قرآن پاک کی تلاوت، دینی تعلیم و تعلم اور حج وعمرہ اور دل کی گہرائیوں سے جو دعائیں ہوتی ہیں ان سب کے ذریعے گناہوں کی نحوست اللہ تعالیٰ کے فضل سے ختم ہوجائے گی اور اللہ تعالیٰ کے رحم وکرم کے فیصلے ہوجائیں گے ورنہ اگر دینی ادارے اور مراکز بند کرنا عذابِ الٰہی اور مصائب کو دعوت دینے کے مترادف ہوگا۔ پھر کون ہے جو عذابِ الٰہی کا مقابلہ کرسکتا ہے؟ اور روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں کیا جواب دے سکیں گے؟

سابقہ قوموں پر عذاب آنے کی وجہ:

سیدنا نوح، سیدنا لوط، اور سیدنا ہود علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قومیں اور فرعون اپنی قوم کے ساتھ سو فیصد اپنے گناہوں کی نحوست کی وجہ سے عذابِ الٰہی سے ہلاک ہوئے۔ اگر ان میں دین کا سلسلہ چلتا تو ان کو کوئی عذاب نہ آتا۔ نیز ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ اگر وائرس کی وجہ سے مجھے موت آگئی تو کوئی حرج نہیں موت تو اپنے وقت پر ہی آتی ہے ایک سیکنڈ بھی آگے پیچھے نہیں ہوسکتی۔ اس موت سے میرے خالق و مالک اللہ تعالیٰ ناراض نہیں ہوتے اور آخرت خراب نہیں ہوتی لیکن اگر مسلمان کو نیک اعمال سے روک دیا جائے جیسے نماز باجماعت اور نماز جمعہ، حج وعمرہ، قرآن پاک کی تعلیم، مدارس میں دینی تعلیم و تعلم، اور تبلیغی مراکز میں اعمال واذکار اور دعائیں وغیرہ سے روکنے کو وہ برداشت نہیں کرسکتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں اور قبر و آخرت خراب ہوتی ہے بلکہ دنیا و آخرت برباد ہونے کا خطرہ ہے جیسے پہلی قوموں کے ساتھ ہوچکا۔ پھر اس زندگی کا کیا فائدہ؟ پھر روزِ قیامت اللہ جل جلالہ کے سامنے کیا پیش کریں گے؟

اللہ تعالیٰ ہمارے عہدہ داروں کو بلکہ ساری دنیا کے مسلمانوں اور کفار کو بھی سمجھ اور ہدایت نصیب کرے اور گناہوں سے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچائے اور دین اسلام کی سچی پیروی اور استقامت عطا فرمائے اور تمام مصائب سے حفاظت فرمائے۔ آمین آمین آمین

نوٹ: ہر مسلمان کو یہ دعا صبح وشام تین مرتبہ پڑھنی چاہیے:

اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِجَمِيْعِ مَنْ اٰمَنَ بِكَ

نوٹ: یہ مکتوب سب مسلمانوں حتیٰ کہ سب کفار تک بھی پہنچایا جائے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس پر عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین آمین آمین

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

ارشاد فرمودہ: شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز **مرشد کامل حضرت مولانا محب اللہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ**

خانقاہ سراجیہ سعدیہ نقشبندیہ نزد کمشنری لورالائی بلوچستان پاکستان رابطہ: 0302-3807299 0333-3807299